بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۲۷ نبوت ۱۳۴۴ ہش ۲ شعبان ۱۳۸۵ھ ۲۷ نومبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۷۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام دوستوں کو حتی الوسع ربانی باتوں کو سننے کے لئے جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے

اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف بیان کئے جائیں گے جو ایمان و معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت اور عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ..... تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔" (آسمانی فیصلہ)

اخبار احمدیہ

٥ — ربوہ ۲۶ نومبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

٥ — ربوہ ۲۶ نومبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ریفریشر کورس آج مورخہ ۲۶ نومبر سے جامعہ احمدیہ کے ہال میں شروع ہو رہا ہے۔ اس کورس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے ہال میں تشریف لا کر سوا چار بجے سہ پہر فرمائیں گے۔ کورس ۲۹ نومبر تک جاری رہے گا۔

(معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

٥ — مکرم کرنل نصیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی کے والد محترم ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ کچھ عرصہ سے نیروبی میں بیمار تھے۔ اب ان کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

٥ — ربوہ ۲۶ نومبر۔ ربوہ کے ہیضہ فنڈ کی جو جماعت مورخہ ۲۲ نومبر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان کی قیادت میں چھمب اور جوڑیاں کا محاذ دیکھنے گئی تھی۔ کل مورخہ ۲۵ نومبر کو ربوہ واپس پہنچ گئی۔

٥ — مکرم سید محمد ہارون صاحب بخاری بی۔ اے بی ایڈ جہلم کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ نومبر ۱۹۶۵ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری مبلغ سیرالیون کا پوتا اور مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کے با اقبال ہونے اور درازی عمر نیز خادم سلسلہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسعود احمد جہلمی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار سوموار منگل ہونا قرار پایا ہے۔ احباب ابھی سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۵ء

باعزت فیصلہ

آج ہم دنیا پر نظر ڈالیں تو ہر طرف روحانی اندھیرا چھایا ہوا نظر آئیگا دنیا مادی اسباب پر اس قدر گر گئی ہے۔ اور ان میں اتنی منہمک ہوگئی ہے کہ کسی کو روحانیت کی طرف دھیان کرنے کی بھی فرصت نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر حقیقت یہ ہے کہ بعض تہذیبی حلقوں میں مذہب کا نام لینا بھی تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے چنانچہ چند روز ہوئے بھارت کے وزیر اعظم مسٹر شاستری نے اپنی ایک تقریر میں پاکستان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ آج کی مہذب دنیا میں مذہب کا سہارا لینا جائز نہیں۔ گویا مسٹر شاستری کے خیال میں مذہب کا نام لینا شائستگی اور تہذیب کے خلاف ہے۔

مسٹر شاستری کو شاید اس بات پر اعتراض ہے کہ پاکستان کے لوگ بھارتی حملہ کے متعلق "جہاد" کا نام کیوں لیتے ہیں۔ اور اسلام کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ اگر شاستری صاحب مسئلہ جہاد کے متعلق جو اصول اسلام نے دیئے ہیں ان کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ "جہاد" کے اصول جنگ بازی کا بالکل خاتمہ کر دیتے ہیں اور پاکستان کے مسلمان جو جہاد کا نام لیتے ہیں تو گویا وہ اپنے آپ کو ان شرائط کا پابند بناتے ہیں۔ جو جہاد کے متعلق اسلام نے لگائی ہیں۔ یہ شرائط اتنی عظیم اور اخلاقی ہیں کہ اگر آج دنیا ان پر کاربند ہو جائے تو دنیا سے جنگ وجدال کا نام و نشان مٹ جائے سب سے پہلی شرط جہاد کی یہ ہے کہ صرف ان کے ساتھ قتال کرو۔ جو پہلے تم سے قتال کرتے ہیں۔ آج مسٹر شاستری اور بھارت کے دوسرے جنگ باز لیڈر جھوٹ بول کر دنیا کو یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان نے بھارت پر حملہ کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ رن کچھ سے لے کر لاہور اور سیالکوٹ کے حملہ تک حملہ آور بھارت ہی رہا ہے۔ اور خود بھارتی لیڈروں نے بلکہ بھارتی حکومت کے صدر تک نے اپنا یہ فلسفہ بیان کیا ہے۔ کہ پہلے حملہ کرنا بھی دفاع کی تعریف میں آتا ہے۔

اس بیان سے بھارتی لیڈروں نے نہ صرف جھوٹ کا استعمال کیا ہے بلکہ دبی زبان سے اسلامی جہاد کی اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ قتال صرف دفاع کے لئے ہونا چاہیئے۔ یعنی اس دشمن کے خلاف لڑنا چاہیئے جو پہلے لڑتا ہے۔ یہ جہاد فی سبیل اللہ کا پہلا اصول ہے۔ ہم مسٹر شاستری سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ اصول تہذیب اور شائستگی کے منافی ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ کا دوسرا اصول یہ ہے کہ جب حملہ آور جنگ سے رک جائے تو مسلمانوں کو بھی فوراً رک جانا چاہیئے۔ چنانچہ جب بھارتی فوج پاکستانی فوج سے عاجز آگئی۔ اور بہادران اسلام نے بھارتی فوج کے بغیر اعلان کے حملہ کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور بھارتی لیڈروں کو ڈر پیدا ہوا کہ پاکستان کہیں دہلی تک نہ پہونچ جائے تو انہوں نے سلامتی کونسل کا دروازہ جا کھٹکھٹایا۔ اور مسٹر چھاگلہ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ہم یہیں اسی وقت غیر مشروط طور پر فائربندی کو قبول کرتے ہیں۔ اور جو ریزولیوشن سلامتی کونسل نے پاس کیا ہے۔ اس کو من وعن مانتے ہیں، مگر جب فائربندی کو اسلامی اخلاق کے مطابق پاکستان نے بھی باوجود غیر تسلی بخش ہونے کے مان لیا تو بھارتی لیڈروں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہم نے صرف پہلے حصہ کو مانا ہے، ریزولیوشن کے دوسرے حصہ کو جس میں کشمیر کے مسئلہ کے تصفیہ کا ذکر ہے نہیں مانا۔ کیا تہذیب یہی ہے۔

صدر ایوب نے تو اس ریزولیوشن کو غیر تسلی بخش ہوتے ہوئے بھی اسلامی اصول جہاد کے مطابق اس لئے مان لیا کہ اسلام کا حکم ہے کہ جب دشمن جنگ سے باز آجائے، تم بھی باز آجاؤ۔ کیا اسلام کا یہ اصول غیر مہذب ہے اور اسلام کا نام لینا تہذیب اور شائستگی کے خلاف ہے کیا تہذیب یہ ہے کہ ایک بات جب ضرورت محسوس ہو مان لی جائے۔ اور جب وقت نکل جائے تو اس سے انکار کیا جائے کیا تہذیب یہی ہے جس پر مسٹر شاستری فخر کرتے ہیں۔ اگر یہ تہذیب ہے۔ ہاں اگر یہ تہذیب ہے۔ تو ایسی تہذیب پر خدا کی لعنت۔ بے شک مسلمان جہاد کا نام لیتے ہیں، مگر ذرا غور تو کیجیئے کہ جہاد کے نام سے مسلمان اپنے آپ کو کس قدر پابند بنا لیتے ہیں کہ خواہ مسلمان جیت بھی رہے ہوں، تو جب دشمن ہتھیار رکھ دے اور لڑنا بند کر دے۔ تو جہاد کے اصول کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں بھی مسلمان کے لئے لڑنا جائز نہیں۔ اس کو بھی فوراً رک جانا چاہیئے

مسٹر شاستری بتائیں کہ تہذیب یہ ہے جو اسلام بتاتا ہے یا وہ ہے جس کا مظاہرہ بھارتی لیڈروں اور خود آنجناب نے کیا ہے کہ جب مار پڑ رہی تھی تو سمجھوتہ ریزولیوشن بلا شرط مان لیا۔ مگر جب مومنوں نے باوجود غیر تسلی بخش ہونے کے فائربندی کے ریزولیوشن کو مان لیا تو آپ ضروری حصہ سے منکر ہو گئے۔ حالانکہ بھارت نے پاکستان پر بغیر اعلان کے اس لئے حملہ کیا تھا کہ اس کو مجبور کر دیا جائے کہ وہ کشمیریوں کے حق خود اختیاری کی جدوجہد کو چھوڑ دے۔ اصل مسئلہ تو طے کرنے والا یہی تھا فائربندی کا تو محض ابتدائی کام تھا۔ تاکہ صلح کے ماحول میں اصل مسئلہ کا باعزت حل معلوم ہو جائے چنانچہ اب پھر خود مسٹر شاستری نے لوک سبھا میں مسٹر جانسن کے ساتھ مسئلہ کشمیر کے تنازعہ پر گفتگو کرنے کے تعلق میں کہا ہے کہ وہ باعزت فیصلہ کرنے کو تیار ہیں۔ یہ بھی دراصل ایک فریب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے بھارت ہر لحاظ سے تباہ ہو گیا ہے اور لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ امریکہ سے ضرورت کے مطابق اناج نہیں مل رہا۔ اس لئے مجبور ہو کر باعزت فیصلہ کی حامی بھرلی ہے۔ مگر بھارتی فلسفہ تہذیب سے ہمیں خوف ہے کہ جب یہ خطرہ دور ہو گیا تو باعزت فیصلہ سے بھی مسٹر شاستری منکر ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کے نزدیک تہذیب یہی ہے کہ تمام اخلاقی اصولوں سے اپنے آپ کو مبرا کر دیا جائے۔ اگرچہ بھارتی لیڈروں کی عادت اور مزاج کو پیش نظر رکھتے ہوئے کسی کو دھوکا نہیں کھانا چاہیئے لیکن اسلامی اصول جہاد یہی ہے کہ جب تک دشمن زبان سے بھی صلح صفائی کا اقرار کرتا ہے ہمیں حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے۔ مسٹر شاستری نے لوک سبھا میں ایک کمیونسٹ کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"تمام دنیا کے ممالک چاہتے ہیں کہ کشمیر کا فیصلہ پُرامن طریقے سے طے ہو جانا چاہیئے ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے تاہم یہ فیصلہ باعزت ہونا چاہیئے"

اگر مسٹر شاستری واقعی باعزت سمجھوتہ چاہتے ہیں، تو باعزت سمجھوتہ صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ بھارت کے لیڈروں نے کشمیر کے متعلق جو وعدے سلامتی کونسل اور ساری دنیا کے سامنے کئے ہوئے ہیں کہ کسی عالمی ادارہ کے زیر اہتمام استصواب رائے کرایا جائے گا۔ ان وعدوں کو پورا کریں اور وعدہ شکنی سے توبہ کریں۔ صرف اسی طریقہ سے بھارتی لیڈروں کی عزت دوبارہ دنیا میں قائم ہو سکتی ہے۔ اور وہ سرخرو ہو سکتے ہیں۔

آج وہ ابرِ نوبہار گیا

چاند ڈوبا، زمانہ ہار گیا
دینِ احمدؐ کا شہسوار گیا

ہوک سی قلبِ ناتواں سے اٹھی
تیر سا دل کے آر پار گیا

غیرتِ چشم اشکبار گئی
نازشِ قلب سوگوار گیا

عمر بھر جس نے پھول برسائے
آج وہ ابرِ نوبہار گیا

شمعِ جنت کی روشنی ہے نزول
کون پروانہ! جان ہار!! گیا!

مظہر الحق والعلاء بن کر
کام گار آیا، کام گار گیا!

ساری دنیا اسیرِ درد ہوئی
وہ اسیروں کا رستگار گیا

وہ دلوں کو سنوارنے والا
روحِ پرویز کو سنوار گیا

حضرت پیر دوازدی

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء ربوہ

سوال:-

غیر احمدیوں میں فوت شدہ عزیزوں کے لئے فاتحہ خوانی کی رسم پائی جاتی ہے اسی طرح ہماری جماعت میں تحریک جدید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے لوگ چندہ دیتے ہیں لیکن ایصال ثواب کی خاطر کوئی معتکف کو کھانا یا افطاری کرانا چاہے یا دیگ پکوا کر تقسیم کرنا چاہے تو بدعت کہہ کر روک دینے کی وجہ کیا ہے؟

جواب:-

اصل میں دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ صرف وہی کام دینی جواز کے طور پر کئے جائیں جن کی وضاحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے عمل سے فرمائی ہے یا آپؐ کے صحابہؓ نے آپؐ سے سیکھ کر اسے اختیار کیا ہے یا اسکی افادی حیثیت واضح اور اظہر من الشمس ہے ورنہ اگر قیاسات پر ہم جائیں تو دین کچھ کا کچھ بن جائے گا اور بدعت کا ایک طومار کھڑا ہو جائے گا۔

وفات یافتہ عزیزوں اور بزرگوں کے لئے ایصال ثواب کا جو طریق عوام میں جاری ہے یعنی قرآن خوانی کرانا یا تیجہ۔ قل اور چہلم جیسے خاص خاص مواقع پر علماء کو کھانا وغیرہ کھلانا اس میں اگر کوئی دین کا حصہ تھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے اس طرز کو کیوں نہ اختیار کیا حالانکہ وہ ثواب کمانے کے بہت ہی گرویدہ تھے، قرآن کریم ان کے پاس موجود تھا۔ کھانا کھلانے کی استطاعت تھی ان کے عزیز اور پیارے وجود فوت ہوتے تھے پس یہ طریق انہوں نے کیوں اختیار نہیں کیا۔

باقی یہ جو وفات یافتوں کی طرف سے حج بدل کروانے یا کنواں کھدوانے یا تحریک جدید میں حصہ لینے کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں تو ان میں چونکہ کچھ نہ کچھ افادیت کا معقول پہلو موجود ہے اس لئے اس کے جواز کو تسلیم کیا جاتا ہے مثلاً حج پر جانے والا مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ کوئیں سے عوام فائدہ اٹھاتے ہیں اور تحریک جدید میں چندہ دینے سے اسلام کی اشاعت میں مدد ملتی ہے تاہم اس میں بھی اگر رسم کا رنگ پیدا ہو جائے یا ضد بضد کی صورت پیش آنے لگے اور اس کی افادی حیثیت ثانوی چیز بن جائے تو اس سے بھی منع کیا جا سکتا ہے۔

اصل نیکی وہی ہے جو انسان خود کرے یا اس کے اپنے عمل کا نتیجہ ہو جیسے خود مدرسہ بنوا جائے یا کنواں لگوا جائے یا کتاب لکھ جائے یا کسی کو مسلمان بنا جائے۔ وغیرہ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال:-

امام کے لئے کیا یہ ضروری ہدایت ہے کہ جتنا وقت خطبہ جمعہ پر لگے اس سے آدھا وقت نماز پر صرف ہو؟

جواب:-

عام اصول یہ ہے کہ خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی ہونی چاہیئے سوائے اس کے کہ کوئی خاص قومی ضرورت وقتی طور پر اس کی مقتضی ہو۔ اور استثنائی طور پر خطبہ لمبا کرنا پڑے یا خلیفۂ وقت خود ایسا کرنا ضروری سمجھیں۔ کیونکہ وہ قوم کی بہبود کے مرکزی ذمہ دار ہوتے ہیں اور جماعت کا وقت اُن کے وقت کے تابع ہوتا ہے یہ ایک مخصوص حق ہے جس کا کوئی دوسرا بلا استثناء علی الاطلاق حقدار نہیں حدیث میں ہے:-

عن عمار بن یاسرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلٰوۃ الرّجل وقصر خطبتہ مئنّۃ من فقھہ فاطیلوا الصلٰوۃ واقصروا الخطبۃ۔ (صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صہ ۱۲۳)

سوال:-

خطبہ کے دوران میں سُنّتیں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:-

حدیثوں میں آتا ہے کہ اگر کوئی صحابیؓ بامر مجبوری دیر سے آتے دوران خطبہ وہ دو ہلکی ہلکی رکعتیں پڑھ لیتے۔ جماعتِ احمدیہ کے مرکز میں اسی کے مطابق عمل ہے لیکن یہ استثناء ہے اسے معمول نہیں بنانا چاہیئے چنانچہ روایت ہے کہ:-

"عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما۔

(صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰہ صہ ۱۲۳)

سوال:-

خطبہ کے دوران میں آنے والا السلام کہہ کر آئے یا خاموشی سے آکر بیٹھ جائے۔

جواب:-

آنے والا آہستہ اپنے دل میں السلام علیکم کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اصل منع سامعین خطبۂ جمعہ کے لئے سلام کا جواب دینا ہے۔

سوال:-

دوسرے خطبہ میں عربی کا آدھا حصہ پڑھنے کے بعد دس پندرہ منٹ تک جماعتی کاموں کے متعلق باتیں کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:-

دوسرا خطبہ خالصتًہ قرآنی آیات اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ کوئی ضروری بات بامر مجبوری دوسرے خطبہ میں بیان کی جا سکتی ہے۔ لمبی چوڑی باتیں کرنے کا کوئی جواز میرے علم میں نہیں اور نہ ہی خلفاء راشدین کے طریق عمل سے یہ ظاہر ہے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خطبات جمعہ متعدد بار سُنے ہیں وہ اس رائے کی تائید کریں گے

سوال:-

کیا یہ جائز ہے کہ خطبہ ایک شخص پڑھائے اور نماز دوسرا شخص پڑھائے۔

جواب:-

دونوں خطبے دینے والا اور جمعہ کی امامت کرانے والا ایک ہی شخص ہونا چاہیئے اصول یہی ہے سوائے اس کے کہ کوئی خاص مجبوری ہو تو استثنائی طور پر کبھی کبھار دوسری صورت بھی جائز ہے۔

سوال:-

ایک خاتون لکھتی ہیں میرے خاوند عرصہ سے بیمار ہیں ڈاکٹری علاج سے آرام نہیں آرہا۔ بعض عورتیں کہتی ہیں کہ قرآن مجید کی سورۃ یاسین۔ مزمل اور اخلاص وغیرہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی ان کو پلائیں کیا ایسا کرنا جائز ہے۔

جواب:-

مریض پر دم کرنا اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسے حدیث میں ہے

عن عائشۃؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الٰی فراشہ نفث فی کفیہ بقل ھو اللہ احد وبالمعوّذتین جمیعًا ثم یمسح بھما وجھہ وما بلغت یداہ من جسدہ قالت عائشۃ فلما اشتکٰی کان یأمرنی ان افعل ذٰلک بہ۔ (بخاری صہ ۸۵۵/۲)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لئے بستر پر لیٹتے تھے تو اپنے دستِ مبارک پر سورۃ قل ھو اللہ۔ فلق اور الناس پڑھ کر پھونک مارتے اور پھر ہاتھوں کو چہرہ اور تمام جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا تھا پھیرتے تھے اور جب آپؐ بیمار ہوتے تو مجھے ایسا کرنے کے لئے فرماتے تھے لیکن یہ در اصل دعا کی ایک صورت ہے جسے شخص مجازی ہی اختیار کر سکتا ہے ورنہ صحیح طرزِ عمل دعا کا معروف طریق ہے جو ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا:-

"میں تو دم کا ایسا قائل نہیں ہوں۔ دم مریض پر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ عقلاً اس کا فائدہ اور اس کی حکمت معلوم ہوتی ہے باقی چیزوں پر دم ۔ ۔ ۔ ۔ نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گو اس میں بھی بعض حالات میں فائدہ ہو سکتا ہے مگر اس سے بعض ایسے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں جو خطرناک ہیں ان کا فائدہ کم ہے اور نقصان زیادہ بڑھ جاتا ہے پر ایسا اثر ڈال دیتی ہے کہ خدا تعالےٰ سے دور کر دیتی ہے یہ چیزیں انسان کو دعا سے غافل کر دینے والی ہیں اور خدا کی طرف بار بار رجوع کرنا جو ایمان کی جزء ہے اس سے انسان کو دُور کر دیتی ہیں"

(الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء)

مریض کے لئے دعا اور دم کے مسنون اوراد یہ ہیں۔ آیۃ الکرسی، سورۂ اخلاص، فلق۔ الناس اور بسم اللہ الشافی۔ بسم اللہ الکافی۔ بسم اللہ الغفور الرحیم بسم اللہ البر الکریم یا عزیز یا حفیظ یا رفیق یا ولی یا رب اشف (نام مریض) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صلّ علٰی محمّدٍ وعلٰی اٰل محمّدٍ انّک حمید مجید۔

نماز پڑھنے کے بعد یہ دعائیں تین بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر مریض کے جسم پر پھیر دیں اور سوز وگداز سے بارگاہِ رب العزت میں ان کی صحت کے لئے دعائیں کریں+ (باقی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال پر

غیر از جماعت اصحاب کی طرف سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر غیر از جماعت اصحاب نے بھی دلی صدمہ محسوس کیا ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے بکثرت ہمدردی اور تعزیت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ایسے چند ایک خطوط درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

مظفر علی صاحب قریشی شجاع آباد ضلع ملتان

شجاع آباد ضلع ملتان کے ایک معزز غیر احمدی نوجوان مظفر علی صاحب قریشی نے ۱۱ نومبر ۱۹۶۵ء کو خاکسار کے نام مندرجہ ذیل مکتوب تحریر فرمایا ہے:- (دوست محمد شاہد)

"محترم و مکرم قبلہ مولوی صاحب
سلام مسنون

حضرت مرزا صاحب کی رحلت کی خبر سنکر از حد افسوس ہوا۔ آپ میرے نزدیک اس صدی کی بزرگ ترین ہستی تھے۔ آپ نے دین اسلام کی اشاعت کے لئے جو کچھ کیا وہ غیر جانبدار مبصر کے لئے ایک خزینہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ آپ کے روحانی پیشوا تھے۔ جو صدمہ آپ کو پہنچ سکتا ہے۔ اس کا اندازہ ہم نہیں کر سکتے۔ بہرحال اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ لوگوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ فقط
مظفر علی شجاع آباد"

خان نذر محمد خان صاحب ایڈووکیٹ جھنگ

جھنگ کے ممتاز ایڈووکیٹ خان نذر محمد خان صاحب نے ملک ولایت خان صاحب ربوہ کو مندرجہ ذیل مکتوب لکھا ہے (دوست محمد شاہد)

صدر جھنگ ۹/۱۱/۶۵ مکرم معظم برادر

السلام علیکم۔ جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی صاحب کی وفات کی خبر سن کر افسوس ہوا ہے جلسہ ربوہ سالانہ میں دو مرتبہ ان کے ارشادات عالیہ سننے کو مجھے شرف حاصل ہے۔ پہلے ایام تعلیم میں بمقام بریڈلا ہال لاہور میں صاحب موصوف کی بلند پایہ تقریر سننے کا اتفاق ہوا ان کی وفات سے ان کا خلا پر کرنا بہت مشکل امر ہے ایک برگزیدہ ہستی دنیا سے اٹھ گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا حضرت صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرماوے اور ہمیں اور آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

یونین کونسل احمد نگر

بخدمت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
امام جماعت احمدیہ

یونین کونسل کا یہ خصوصی اجلاس حضرت امام جماعت احمدیہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں اپنے سابقہ تعلقات کی وابستگی کا اظہار کرتا ہے آپ کا اس یونین کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ اور آپ کے والد محترم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔

(چیئرمین یونین کونسل ۳۹ احمد نگر)

سید غلام شبیر شاہ صاحب میرپور آزاد کشمیر

میرپور آزاد کشمیر کے ایک غیر از جماعت معزز دوست سید غلام شبیر شاہ صاحب نے ایک احمدی مکرم منشی علم دین صاحب کے نام یہ خط لکھا:-

مکرمی جناب منشی علم الدین صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ: آج کی ریڈیو نشریات انتہائی رنج و غم کے عالم میں سنی گئیں جب کہ یہ خبر نشر ہوئی کہ آج جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ربوہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ صاحب موصوف ایک بلند اخلاق غریب پرور و دیگر کئی صفات کے علاوہ تنظیم احمدیہ کے علمبردار تھے انہوں نے نمایاں طور پر قومی و مذہبی خدمات انجام دی ہیں مجھے صاحب کی وفات سے دلی دکھ ہوا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ انہیں اللہ تبارک اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔
انا للہ و انا الیہ راجعون
آپ اپنے تمام ہم خیال حضرات کو میری دلی ہمدردیوں کا اظہار فرمادینا۔
راقم سید غلام شبیر شاہ آف نارہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی چوہدری فضل الرحمٰن صاحب اسلم تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ورم جگر وغیرہ صاحب فراش ہیں معالج ابھی تک صحیح تشخیص نہیں کر سکے کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور اب کچھ وقتوں سے بخار بھی رہنے لگا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(نور الدین جہانگیر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سرگودھا)

۲۔ میری پھوپھی جان گذشتہ تین چار سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ مگر اب حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ بزرگان دین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (قمر احمد محلہ دار الیمن ربوہ)

مشتاق احمد قریشی راولکوٹ آزاد کشمیر

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

پرسوں کا اخبار دیکھ کر بڑی ذاتی کوفت ہوئی جس میں حضرت خلیفہ صاحب کی اچانک وفات کا لکھا ہوا تھا۔ دل میں رنج والم سے کر بار بار پڑھا مگر بحیثیت ایک فوجی کرافٹ تم ۲۰۔ ۳۰ میں ہونے سے کچھ بھی نہ کر سکا۔ البتہ اتنا ضرور کیا کہ حضرت صاحب کی روح مبارک کو لاکھوں درود بھیجے اور ان کی روح کے لئے قرآن مجید پڑھنے کا مصمم وعدہ کیا خداوند کریم حضرت صاحب کو اپنے خاص بندوں میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین! میں چند ایک کتابیں پڑھنے سے احمدیت کے اتنا قریب ہو چکا ہوں۔ گو میں ابھی تک اس دائرہ سے محروم ہوں مگر انشاء اللہ جلد وہ دن آئے گا۔ جب میں بھی ایک احمدی کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کر سکوں گا۔ آپ بھی دعا کیا کریں کہ خداوند برتر مجھے جلد از جلد اس جماعت کا رکن بنائے آمین۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت خلیفہ صاحب کو جنت میں جگہ دے اور ان کے طفیل جماعت احمدیہ کو دنیا میں سرافراز کرے (آمین ثم آمین)
سی ایف این ایکرافٹمین مشتاق احمد قریشی
راولکوٹ آزاد کشمیر

مکرم ماسٹر برکت اے خاں مسیحی مشنری سیالکوٹ

مکرمی محترم ایڈیٹر صاحب
روزنامہ الفضل ربوہ
تسلیمات

میں آپ سے اور عملہ روزنامہ الفضل ربوہ سے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ ربوہ کی افسوسناک وفات پر بڑے رنج کا اظہار کرتا ہوں اور جناب مرزا ناصر احمد صاحب کے انتخاب خلافت پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔
از راقم خادم
مسیحی مبشر ماسٹر برکت اے خان

بقایا دار جماعتوں کے ناموں کی اشاعت

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کے لئے یکم نومبر سے آئندہ سال کے ماہ اکتوبر کی ۳۱ تاریخ تک کا عرصہ بطور میعاد ہوتا ہے اس اعتبار سے چاہیئے تو یہ کہ ۳۱ اکتوبر تک یعنی بارہ مہینوں کی طویل مہلت میں بھی جو جماعتیں بغیر کسی جائز مجبوری کے تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا نہیں کرتیں ان کے نام الفضل میں شائع کروا دئے جائیں لیکن ایسا اعلان عہدہ دار حضرات کے لئے یقیناً بار خاطر ثابت ہوگا۔ امسال ملکی حالات کی وجہ سے تحریک جدید کے سال ۳۱/۳۲ کی موعودہ رقموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء تک انتظار کیا جائے گا۔ اسکے بعد دفتر ہذا کو حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ بقایا دار جماعتوں کے نام شائع کروادے عہدہ دار حضرات کو ابھی سے اسکی فکر کرنی چاہیئے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر قسم کے بقایاجات مرکز میں جمع کروانے کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یہ قاعدے کس کے ہیں؟

خاکسار کو سٹیشن ماسٹر صاحب جوہر آباد نے کچھ قاعدہ یسرنا القرآن چھوٹے اور بڑے کے چند نسخے دئے ہیں۔ یہ قاعدے بلوے کارجو لاہور سے جوہر آباد تک پہنچتی ہے پر پڑے ملے تھے۔ اور ربوہ سے ۹/۱۱/۶۵ کو خریدے گئے تھے۔ جس دوست کے ہوں وہ نشانی بتا کر ربوہ جلسہ سالانہ کے موقع پر لے سکتا ہے۔ یا درج ذیل پتہ پر آ کر لے جائیں۔
(فضل حسین کوارٹر نمبر ۲۱۸ جوہر آباد منڈی)

ضرورت خاکروب:- فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک خاکروب کی آسامی خالی ہے۔ امیدوار۔ دیانتدار اور صحت مند ہونا چاہیئے۔
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ہمدردِ نسواں اٹھرا کی گولیاں دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں، مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ [redacted]

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز ادرہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۳۶۲:۔ میں مسماۃ آمنہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالحمید قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ رجون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ پانصد روپے ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کر دوں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کردوں اور رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر دوں یا آمد کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بعد ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

نوٹ:۔ اس وقت میرے پاس کوئی زیور نہیں مہر کی رقم خاوند سے قابل وصول ہے

الامۃ: آمنہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالحمید ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ خواجہ عبدالحمید ولد خواجہ عبداللہ کارکن لنگر خانہ

گواہ شد:۔ محمد جمیل کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

مثل نمبر ۱۶۸۰۴: میں محمد سعید ولد محمد اسمٰعیل مرحوم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بقاپور المعروف بنجاپور ڈاک خانہ وانندر تحصیل و ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

۱۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے جو موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ملکیت عندی -/۳۰ کنال ہے جس کی قیمت موجودہ -/۳۷۵۰ روپے ہے۔ واقع بقاپور تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں مذکورہ بالا رقبہ ہے مکان رہائشی پختہ و خام مخلوط ہے جس کی قیمت موجودہ -/۲۰۰۰ روپیہ ہے کل میزان قیمت مذکورہ -/۵۷۵۰ جو میری ملکیت ہے۔

۲۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ انجمن احمدیہ پاکستان بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر دوں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف محمد سعید نمبردار وصیت نمبر ۹۶۰۹

العبد بقلم خود محمد سعید ولد محمد اسمٰعیل مرحوم ساکن بقاپور ڈاک خانہ واہنڈو ضلع گوجرانوالہ گواہ شد۔ چوہدری محمد بخش صاحب ولد اللہ دتہ صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بقاپور۔ گواہ شد: سید ولایت حسین شاہ انسپکٹر وصایا

کیل چھائیوں پھوڑے پھنسی، خارش و ایگزیما کے لئے
برناف کریم فی ٹیوب ۱.۲۵ روپے تیار کردہ:۔ اوپل کیمیکل انڈسٹریز (رجسٹرڈ) گجرات
طبیب دوست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ ٹریکٹر اوپریٹر سکول لائل پور عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ۔ فیس ندارد۔ شرائط مڈل، دو سالہ تجربہ بطور گریڈر یا کلینر۔ درخواستیں ۱۵/۱۲/۶۵ تک بشمول مصدقہ نقول اسناد بنام ڈائریکٹر ایگریکلچرل انجینئرنگ لائل پور۔ (ڈسپیچ ۱۵/۱۱/۲۴)

۲۔ ٹمبر ٹیکرس پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی ڈویژن

اسامیاں ۱۲۔ تنخواہ ۱۰۰ تا ۱۴۰

شرائط:۔ میٹرک عمر ۱۵/۱۲/۶۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں ۱۵/۱۲/۶۵ تک بمعرفت دفتر روزگار مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ ہیں۔ (ڈسپیچ ۶۵/۱۱/۲۴)

پی آئی اے میں پولی ٹیکنک گریجوایٹس

تنخواہ ۳۰۸۔ شرائط:۔ عمر ۶۵/۱/۱ کو ۲۵ تک

کسی منظور شدہ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کا مندرجہ ذیل میں سے کسی ٹکنالوجی میں ڈپلومہ۔

۱۔ مکینکل ۲۔ الیکٹریکل ۳۔ الیکٹرانکس ۴۔ پاور ۵۔ آٹوموبائل۔

انسٹرومنٹ مکینکس

کوالی فائڈ جنرل مکینکس/فٹرس (۱) ایئر فریم مکینکس (۲) انجن مکینکس۔ (۳) ایئر کرافٹ الیکٹریشنز (۴) راڈر مکینکس (۵) مشینسٹ ٹرنر (۶) بنچ فٹر (۷) شیٹ میٹل ورکر (۸) سپرے پینٹر ۹۔ کیمسٹ کم پینٹر (۱۰) انسٹرومنٹ مکینکس۔

تنخواہ ۱ تا ۵ ۱۹۰ تا ۳۳۵ ۶ تا ۱۰ ۱۹۰ تا ۲۶۰ شرط عمر ۲۵ تک امیدواران ۲۸/۱۱/۶۵ کو سٹیشن انجینئر پی آئی اے چک لالہ ایئر پورٹ سے ملیں (ڈسپیچ ۲۴/۱۱/۶۵)

(ناظر تعلیم)

مثل نمبر ۱۷۹۶۶: میں عبدالوحید راجہ ولد میاں عبدالرحیم صاحب قوم راجپوت بابلی۔ پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن مسعود منزل B/۱۹۶ اسٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ عبدالوحید راجہ بقلم خود مسعود منزل B/۱۹۶ اسٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ برکت علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لٹھ الیعلیم

گواہ شد:۔ محمد احمد خان ولد نیاز احمد خان احمد برادرز ۱/۴۷ کمرشل سنٹر راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۹۶۷: میں رضیہ بیگم زوجہ چوہدری نظام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر لائل پور جھنگ بازار لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ اس وقت میرے پاس مبلغ ایک ہزار روپیہ تین صد تیس روپے نقد ہیں اور میرے پاس موجودہ وقت میں کوئی زیور وغیرہ نہیں ہے اور میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے لہذا میں اپنی کل جائداد مبلغ دو ہزار تین صد تیس روپے کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ دو صد تینتیس روپیہ صرف کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں جو کہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی نیز اس کے بعد بھی اگر میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دوں گی اور اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گی نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میرا کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (الامۃ نشان انگوٹھا رضیہ بیگم زوجہ نظام الدین احمدی شہر لائل پور جھنگ بازار گلی نمبر ۲ بالمقابل... مکان نمبر ... گواہ شد: چوہدری جمال الدین ولد فرید بخش صاحب لائل پور۔ گواہ شد نظام الدین ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب خاوند موصیہ۔

مرض اٹھرا کی مشہور دوا حب اٹھرا رجسٹرڈ نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے مکمل کورس [illegible] روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے ضروری ہدایات

خداوند تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں۔ وہاں بعض شر پسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ احباب جماعت کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہئیے۔

۱۔ جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تاکہ سفر میں بھی سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے بھی مستفید ہوں۔

۲۔ اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو غیر ضروری سامان کپڑے یا یا زیورات نہ لائیں۔

۳۔ اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لئی سے چسپاں کر دیں۔

۴۔ گاڑی میں سوار ہونے اور اترنے وقت عجلت سے کام نہ لیں بلکہ حوصلہ صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں۔

۵۔ بچوں کو زیورات نہ پہنائیں۔ بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں

۶۔ اپنے بچوں کی جملہ وقت نگہداشت رکھیں۔ اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈال دیں یا پھر اس کے بازو پر باندھ دیں۔

۷۔ آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈے پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کو حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو اپنے سامان کی اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستے میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔ اگر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں۔

۸۔ جہاں کہیں بھی آپ کا قیام ہو جلسے میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں۔ نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں

۹۔ ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت اسٹیشن پر۔ بسوں کے اڈہ پر یا جہاں کہیں بھیڑ ہو۔ پوری تسلی ۔ اطمینان اور وقار سے کام لیں۔ ایسے موقعہ پر جیب کتروں سے بھی ہوشیار رہیں۔

۱۰۔ اپنی جیب سے تمام روپیہ عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں۔ نہ ہی اپنے بٹوے کو ایسی جگہ لاپرواہی سے کھولیں جہاں عام نگاہیں آپ کے بٹوے کی رقم کا جائزہ لے سکیں

۱۱۔ مستورات کو چاہئیے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں

۱۲۔ دوران قیام ربوہ پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں۔ کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔

۱۳۔ اگر کوئی شخص بد مزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے اعراض کریں یا بالموعظۃ الحسنہ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اور نرمی و محبت سے اسے سمجھائیں۔

۱۴۔ سفر کے دوران متواتر استغفار۔ درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں جلسہ کی کامیابی، پاکستان کی فتح و کامرانی اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

۱۵۔ جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

۱۶۔ جلسہ کے ایام میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گزاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دوکانوں میں نہ بیٹھیں۔

(ناظر امور عامہ)

دفاع کو موثر بنانے کیلئے تمام ذرائع استعمال کئے جائیں گے

ضمنی بجٹ پر بحث کے جواب میں مسٹر محمد شعیب کی تقریر

راولپنڈی ۲۶ نومبر:۔ وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے کل قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ قومی دفاع کو پہلے سے زیادہ مضبوط بنانے کے لئے سرمایہ کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ اور دفاع کو ترجیحی طور پر موثر بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی ضروریات کے لئے جتنی رقم درکار تھی اس کے برابر ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو مزید روپیہ بھی جمع کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ کل اسمبلی میں ضمنی بجٹ پر بحث کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مفاد کی خاطر اس مرحلہ پر یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ دفاع پر کتنا روپیہ کس طرح سے خرچ کیا جا رہا ہے لیکن میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کو اس مسئلہ کی اہمیت کا پورا احساس ہے اور دفاعی تیاری کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا جا رہا ہے اگر دفاع پر کی جانے والی رقم ظاہر کر دی جائے تو دشمن اس سے ہماری دفاعی قوت کا اندازہ لگا سکتا ہے اس لئے فی الحال ان اخراجات کی تفصیلات ظاہر نہیں کی جا سکتیں۔

مسٹر شعیب نے اشارۃً کہا کہ جون سنہ ۱۹۶۶ میں نیا بجٹ پیش کرتے ہوئے کچھ تفصیلات کا اعلان کیا جائے گا انہوں نے اس بات کو بھی دہرایا۔ کہ پاکستان کشمیری عوام سے اپنا وعدہ ہر صورت میں پورا کرے گا۔ وزیر خزانہ کی تقریر سے پہلے قائد حزب اختلاف مسٹر نور الامین اور ایک درجن سے زیادہ دوسرے ممبروں نے بحث میں حصہ لیا۔ وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں مختلف اعتراضات اور تجاویز کے بارے میں حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ بجٹ کی متفقہ طور پر حمایت کی گئی ہے ارکان اسمبلی نے دفاع کے وسائل کو بڑھانے کے سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی ہیں انہیں نوٹ کر لیا گیا ہے اور پالیسی بناتے ہوئے ان کا خیال رکھا جائے گا۔

وزیر خزانہ نے قائد حزب اختلاف کو یقین دلایا کہ دفاعی ضروریات اور خاص طور پر مشرقی پاکستان کے دفاع کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے صدر کے دفاعی مشیر مسٹر غلام فاروق نے انہیں نوٹ کر لیا ہے اور اس سلسلہ میں جو کچھ بھی ممکن ہوگا کیا جائے گا۔

مسٹر شعیب نے کہا! یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ ضمنی بجٹ میں دفاعی ضروریات کے مقابلے میں کم ٹیکس لگائے گئے ہیں انہوں نے کہا موجودہ مالی سال کے باقی ۷ ماہ کے لئے ۲۹ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال کی مدت کے لئے نئے ٹیکسوں کا اوسط تقریباً ۵۰ کروڑ روپے بنتا ہے۔ یہ رقم ان ٹیکسوں کے علاوہ ہے جو سالانہ بجٹ میں لگائے گئے تھے۔

کانگو میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

جنرل موبوٹو نے فوجی حکومت قائم کر دی

لیوپولڈ ویل:۔ ۲۶ نومبر۔ کانگو میں فوج کے سربراہ جنرل موبوٹو نے صدر کاسا ووبو کی حکومت کا تختہ الٹ کر فوجی حکومت قائم کر دی اور مسٹر کمبا کی جگہ مونارڈ مولمبا کو وزیر اعظم مقرر کر لیا ہے۔ جنرل موبوٹو نے صدر کاسا ووبو پر الزام لگایا ہے کہ وہ سیاسی مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہو گئے تھے۔ حکومت کا تختہ الٹنے کا اعلان ریڈیو لیوپولڈ ویل سے کیا گیا۔ ابتدائی خبروں کے مطابق حکومت کا تختہ پُر امن طور پر الٹ دیا گیا۔ اور دار الحکومت میں کسی قسم کا خون خرابہ یا ہنگامہ نہیں ہوا۔

جنرل موبوٹو نے صدر کاسا ووبو کو معزول کرنے کے بعد خود صدر مملکت کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ اور کٹنگا کے ایک کمانڈر کرنل لونڈ بولوزو کو مسلح فوج کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا ہے جنرل موبوٹو نے کانگو کی آزادی ... حکومت کا ... میں بھی ... کر دیا تھا لیکن و... پارلیمنٹ کے سپرد کر دیا تھا۔

۸۰
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس
اسسٹنٹ کاٹن مارکیٹ
پوسٹ بکس ۸۷ ملتان

(رجسٹرڈ ...)

مشرقی پاکستان میں بھاری مشینری کا کارخانہ

راولپنڈی۔ ۲۶ نومبر۔ پارلیمانی سیکرٹری صنعت سردار خضر حیات خان نے کل یہاں قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ تیسرے منصوبہ کے دوران بھاری مشینری اور بجلی کے آلات تیار کرنے والے کارخانے مشرقی پاکستان میں تعمیر کئے جائیں گے جن پر ۱۹ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔